ماہنامہ آبگینہ، کراچی
جلد ۱۲ شمارہ ۳ (خصوصی)
صفحات: 1291 – 1344
ISSN: 2253008 – 0474

ریگزار کے ریوڑ: سالانہ مویشی میلہ کنڈ ریت پر سجا

از: ثمینہ ارشد، ریگزار بیورو

ریگزار (نمائندہ خصوصی) 11 مارچ: ریگزار کے روایتی مویشی میلے کا آغاز پیر کے روز کنڈ ریت پر ہوا۔ میلے میں 3 ہزار 412 مویشی لائے گئے۔ منتظمین کے مطابق پہلے ہی دن 1 ہزار 187 جانور فروخت ہوئے۔ میلہ 5 روز جاری رہے گا۔

میلے کی روایت 1962 میں ریگزار کے پہلے ڈپٹی کمشنر کے دور میں شروع ہوئی تھی۔ اس وقت صرف 280 جانور اور 40 خیمے تھے۔ اب یہ میلہ ضلع کا سب سے بڑا سالانہ اجتماع بن چکا ہے۔ اس بار 18 ہزار سے زائد افراد میلے میں شریک ہوئے۔ ہوٹل مالکان کے مطابق کمروں کی بکنگ 5 دن پہلے مکمل ہو گئی تھی۔

میلے کی سب سے بڑی رونق اونٹوں کی خرید و فروخت ہے۔ اس بار 612 اونٹ لائے گئے۔ ان کی قیمتیں 2 لاکھ 40 ہزار روپے سے 11 لاکھ روپے تک رہیں۔ سب سے مہنگا اونٹ ریگزار کے ہی ایک زمیندار نے خریدا۔ اونٹوں کی دوڑ اور رسہ کشی کے مقابلے بھی ہوئے۔ پہلا انعام 1 لاکھ روپے کا تھا۔

گھوڑوں کی منڈی میں 487 گھوڑے آئے۔ ان کی قیمتیں 1 لاکھ 20 ہزار روپے سے 7 لاکھ روپے تک رہیں۔ گھوڑوں کی دوڑ کے 3 مقابلے ہوئے۔ پہلا انعام 2 لاکھ روپے کا تھا۔ گھوڑوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 گھوڑوں نے حصہ لیا۔ گھوڑوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 گھوڑوں نے حصہ لیا۔ گھوڑوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 گھوڑوں نے حصہ لیا۔

بکریوں کی منڈی میں 1 ہزار 1 سو 4 بکریاں فروخت ہوئیں۔ ان کی قیمتیں 18 ہزار سے 42 ہزار روپے تک رہیں۔ بکریوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 بکریوں نے حصہ لیا۔ بکریوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 بکریوں نے حصہ لیا۔ بکریوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 بکریوں نے حصہ لیا۔

میلے میں 7 ہزار 1 سو 4 بکریاں فروخت ہوئیں۔ ان کی قیمتیں 18 ہزار سے 42 ہزار روپے تک رہیں۔ بکریوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 بکریوں نے حصہ لیا۔ بکریوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 بکریوں نے حصہ لیا۔ بکریوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 بکریوں نے حصہ لیا۔

ڈپٹی کمشنر ریگزار سید ذوالفقار حسین بخاری نے میلے کا افتتاح کیا۔ انہوں نے کہا کہ میلہ مقامی معیشت کے لیے بہت اہم ہے۔ ان کے مطابق میلے سے ضلع کو 2 کروڑ روپے سے زائد کی آمدنی متوقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ میلے کے دوران امن و امان کے لیے 350 اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔

میلے کی انتظامیہ کے سربراہ میونسپل کمیٹی ریگزار کے چیف آفیسر ثاقب نواز کھرل ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ صفائی کے لیے 40 سینی ٹیشن ورکرز تعینات کیے گئے ہیں۔ 6 عارضی بیت الخلا بنائے گئے ہیں۔ پینے کے پانی کے 12 عارضی نلکے لگائے گئے ہیں۔ ایمبولینس کی 3 گاڑیاں میلے میں موجود ہیں۔

میلے میں آنے والے مویشیوں کے لیے 18 ایکڑ رقبے پر عارضی باڑے بنائے گئے ہیں۔ ان باڑوں میں 3 ہزار 412 مویشیوں کے لیے پانی کے 6 حوض بنائے گئے ہیں۔ ہر حوض میں روزانہ 2 ہزار لیٹر پانی ڈالا جاتا ہے۔ پانی کے ٹینکر 11 مارچ کی صبح سے میلے میں موجود ہیں۔

محکمہ لائیو سٹاک ریگزار کے ڈاکٹروں کی 4 ٹیمیں میلے میں موجود ہیں۔ ان ٹیموں نے اب تک 1 ہزار 291 جانوروں کا معائنہ کیا ہے۔ 3 جانوروں میں بیماری کی تشخیص ہوئی۔ ان کو میلے کے احاطے سے الگ کر دیا گیا ہے۔ ڈاکٹروں کی ٹیموں نے 2 ہزار 847 جانوروں کو ٹیکے بھی لگائے۔

میلے کی وجہ سے ریگزار شہر کی ٹریفک بھی متاثر ہوئی ہے۔ شہر سے کنڈ ریت تک 14 کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ میلے کے دنوں میں یہ فاصلہ 45 منٹ میں طے ہوتا ہے۔ ٹریفک پولیس ریگزار کے 120 اہلکار ٹریفک کنٹرول کر رہے ہیں۔ 4 عارضی ٹریفک چوکیاں بھی بنائی گئی ہیں۔

ٹریفک پولیس کے ایس پی (ٹریفک) عمران صدیق کھوسہ نے بتایا کہ میلے کے دنوں میں ٹریفک کے 11 چالان کیے گئے۔ 2 ڈرائیوروں کو حراست میں لیا گیا۔ ان کے خلاف ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹریفک کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی جاری رہے گی۔

میلے کے دوران 3 ہزار 412 مویشیوں کی خرید و فروخت ہوئی۔ ان کی قیمتیں 2 لاکھ 40 ہزار روپے سے 11 لاکھ روپے تک رہیں۔ گھوڑوں کی منڈی میں 487 گھوڑے آئے۔ ان کی قیمتیں 1 لاکھ 20 ہزار روپے سے 7 لاکھ روپے تک رہیں۔ گھوڑوں کی دوڑ کے 3 مقابلے ہوئے۔ پہلا انعام 2 لاکھ روپے کا تھا۔

بکریوں کی منڈی میں 1 ہزار 1 سو 4 بکریاں فروخت ہوئیں۔ ان کی قیمتیں 18 ہزار سے 42 ہزار روپے تک رہیں۔ بکریوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 بکریوں نے حصہ لیا۔ بکریوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 بکریوں نے حصہ لیا۔ بکریوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 بکریوں نے حصہ لیا۔

میلے میں 7 ہزار 1 سو 4 بکریاں فروخت ہوئیں۔ ان کی قیمتیں 18 ہزار سے 42 ہزار روپے تک رہیں۔ بکریوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 بکریوں نے حصہ لیا۔ بکریوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 بکریوں نے حصہ لیا۔ بکریوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 بکریوں نے حصہ لیا۔

ڈپٹی کمشنر ریگزار سید ذوالفقار حسین بخاری نے میلے کا افتتاح کیا۔ انہوں نے کہا کہ میلہ مقامی معیشت کے لیے بہت اہم ہے۔ ان کے مطابق میلے سے ضلع کو 2 کروڑ روپے سے زائد کی آمدنی متوقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ میلے کے دوران امن و امان کے لیے 350 اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔

میلے کی انتظامیہ کے سربراہ میونسپل کمیٹی ریگزار کے چیف آفیسر ثاقب نواز کھرل ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ صفائی کے لیے 40 سینی ٹیشن ورکرز تعینات کیے گئے ہیں۔ 6 عارضی بیت الخلا بنائے گئے ہیں۔ پینے کے پانی کے 12 عارضی نلکے لگائے گئے ہیں۔ ایمبولینس کی 3 گاڑیاں میلے میں موجود ہیں۔

میلے میں آنے والے مویشیوں کے لیے 18 ایکڑ رقبے پر عارضی باڑے بنائے گئے ہیں۔ ان باڑوں میں 3 ہزار 412 مویشیوں کے لیے پانی کے 6 حوض بنائے گئے ہیں۔ ہر حوض میں روزانہ 2 ہزار لیٹر پانی ڈالا جاتا ہے۔ پانی کے ٹینکر 11 مارچ کی صبح سے میلے میں موجود ہیں۔

محکمہ لائیو سٹاک ریگزار کے ڈاکٹروں کی 4 ٹیمیں میلے میں موجود ہیں۔ ان ٹیموں نے اب تک 1 ہزار 291 جانوروں کا معائنہ کیا ہے۔ 3 جانوروں میں بیماری کی تشخیص ہوئی۔ ان کو میلے کے احاطے سے الگ کر دیا گیا ہے۔ ڈاکٹروں کی ٹیموں نے 2 ہزار 847 جانوروں کو ٹیکے بھی لگائے۔

میلے کی وجہ سے ریگزار شہر کی ٹریفک بھی متاثر ہوئی ہے۔ شہر سے کنڈ ریت تک 14 کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ میلے کے دنوں میں یہ فاصلہ 45 منٹ میں طے ہوتا ہے۔ ٹریفک پولیس ریگزار کے 120 اہلکار ٹریفک کنٹرول کر رہے ہیں۔ 4 عارضی ٹریفک چوکیاں بھی بنائی گئی ہیں۔

ٹریفک پولیس کے ایس پی (ٹریفک) عمران صدیق کھوسہ نے بتایا کہ میلے کے دنوں میں ٹریفک کے 11 چالان کیے گئے۔ 2 ڈرائیوروں کو حراست میں لیا گیا۔ ان کے خلاف ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹریفک کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی جاری رہے گی۔

ریگزار کے ریوڑ: سالانہ مویشی میلہ کنڈ ریت پر سجا

از: ثمینہ ارشد، ریگزار بیورو

ریگزار (نمائندہ خصوصی) 11 مارچ: ریگزار کے روایتی مویشی میلے کا آغاز پیر کے روز کنڈ ریت پر ہوا۔ میلے میں 3 ہزار 412 مویشی لائے گئے۔ منتظمین کے مطابق پہلے ہی دن 1 ہزار 187 جانور فروخت ہوئے۔ میلہ 5 روز جاری رہے گا۔

میلے کی روایت 1962 میں ریگزار کے پہلے ڈپٹی کمشنر کے دور میں شروع ہوئی تھی۔ اس وقت صرف 280 جانور اور 40 خیمے تھے۔ اب یہ میلہ ضلع کا سب سے بڑا سالانہ اجتماع بن چکا ہے۔ اس بار 18 ہزار سے زائد افراد میلے میں شریک ہوئے۔ ہوٹل مالکان کے مطابق کمروں کی بکنگ 5 دن پہلے مکمل ہو گئی تھی۔

میلے کی سب سے بڑی رونق اونٹوں کی خرید و فروخت ہے۔ اس بار 612 اونٹ لائے گئے۔ ان کی قیمتیں 2 لاکھ 40 ہزار روپے سے 11 لاکھ روپے تک رہیں۔ سب سے مہنگا اونٹ ریگزار کے ہی ایک زمیندار نے خریدا۔ اونٹوں کی دوڑ اور رسہ کشی کے مقابلے بھی ہوئے۔ پہلا انعام 1 لاکھ روپے کا تھا۔

گھوڑوں کی منڈی میں 487 گھوڑے آئے۔ ان کی قیمتیں 1 لاکھ 20 ہزار روپے سے 7 لاکھ روپے تک رہیں۔ گھوڑوں کی دوڑ کے 3 مقابلے ہوئے۔ پہلا انعام 2 لاکھ روپے کا تھا۔ گھوڑوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 گھوڑوں نے حصہ لیا۔ گھوڑوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 گھوڑوں نے حصہ لیا۔ گھوڑوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 گھوڑوں نے حصہ لیا۔

بکریوں کی منڈی میں 1 ہزار 1 سو 4 بکریاں فروخت ہوئیں۔ ان کی قیمتیں 18 ہزار سے 42 ہزار روپے تک رہیں۔ بکریوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 بکریوں نے حصہ لیا۔ بکریوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 بکریوں نے حصہ لیا۔ بکریوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 بکریوں نے حصہ لیا۔

میلے میں 7 ہزار 1 سو 4 بکریاں فروخت ہوئیں۔ ان کی قیمتیں 18 ہزار سے 42 ہزار روپے تک رہیں۔ بکریوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 بکریوں نے حصہ لیا۔ بکریوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 بکریوں نے حصہ لیا۔ بکریوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 بکریوں نے حصہ لیا۔

ڈپٹی کمشنر ریگزار سید ذوالفقار حسین بخاری نے میلے کا افتتاح کیا۔ انہوں نے کہا کہ میلہ مقامی معیشت کے لیے بہت اہم ہے۔ ان کے مطابق میلے سے ضلع کو 2 کروڑ روپے سے زائد کی آمدنی متوقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ میلے کے دوران امن و امان کے لیے 350 اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔

میلے کی انتظامیہ کے سربراہ میونسپل کمیٹی ریگزار کے چیف آفیسر ثاقب نواز کھرل ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ صفائی کے لیے 40 سینی ٹیشن ورکرز تعینات کیے گئے ہیں۔ 6 عارضی بیت الخلا بنائے گئے ہیں۔ پینے کے پانی کے 12 عارضی نلکے لگائے گئے ہیں۔ ایمبولینس کی 3 گاڑیاں میلے میں موجود ہیں۔

میلے میں آنے والے مویشیوں کے لیے 18 ایکڑ رقبے پر عارضی باڑے بنائے گئے ہیں۔ ان باڑوں میں 3 ہزار 412 مویشیوں کے لیے پانی کے 6 حوض بنائے گئے ہیں۔ ہر حوض میں روزانہ 2 ہزار لیٹر پانی ڈالا جاتا ہے۔ پانی کے ٹینکر 11 مارچ کی صبح سے میلے میں موجود ہیں۔

محکمہ لائیو سٹاک ریگزار کے ڈاکٹروں کی 4 ٹیمیں میلے میں موجود ہیں۔ ان ٹیموں نے اب تک 1 ہزار 291 جانوروں کا معائنہ کیا ہے۔ 3 جانوروں میں بیماری کی تشخیص ہوئی۔ ان کو میلے کے احاطے سے الگ کر دیا گیا ہے۔ ڈاکٹروں کی ٹیموں نے 2 ہزار 847 جانوروں کو ٹیکے بھی لگائے۔

میلے کی وجہ سے ریگزار شہر کی ٹریفک بھی متاثر ہوئی ہے۔ شہر سے کنڈ ریت تک 14 کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ میلے کے دنوں میں یہ فاصلہ 45 منٹ میں طے ہوتا ہے۔ ٹریفک پولیس ریگزار کے 120 اہلکار ٹریفک کنٹرول کر رہے ہیں۔ 4 عارضی ٹریفک چوکیاں بھی بنائی گئی ہیں۔

ٹریفک پولیس کے ایس پی (ٹریفک) عمران صدیق کھوسہ نے بتایا کہ میلے کے دنوں میں ٹریفک کے 11 چالان کیے گئے۔ 2 ڈرائیوروں کو حراست میں لیا گیا۔ ان کے خلاف ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹریفک کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی جاری رہے گی۔

سیمنٹ کی فیکٹری کے قریب 3 نئے کنویں کھودنے کا منصوبہ

ضلع کونسل کی منظوری کے لیے اجلاس 30 جنوری کو ہوگا

(نامہ نگار خصوصی)

ضلع کونسل کے اجلاس میں ایجنڈا پیش کیا جائے گا

ضلع کونسل کے چیئرمین حاجی نذیر احمد خان نے کہا کہ منصوبہ عوامی مفاد میں ہے اور اس سے علاقے کے 3 دیہات کو فائدہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی کو پانی سے محروم نہیں کرنا چاہتے۔ ان کے مطابق کنویں کی گہرائی 120 فٹ ہوگی اور ہر کنویں سے 5 انچ قطر کا پائپ لائن بچھائی جائے گی۔

دوسری جانب ماحولیاتی تنظیم سبز کوہسار فورم نے منصوبے کی مخالفت کی ہے۔ فورم کے صدر ڈاکٹر شاہد منیر نے کہا کہ زیر زمین پانی کی سطح پہلے ہی تشویشناک حد تک نیچے جا چکی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ سیمنٹ فیکٹری کو 2000 کیوبک میٹر پانی روزانہ دینا ماحول کے لیے خطرناک ہے۔ فورم نے ضلع کونسل سے مطالبہ کیا کہ منصوبے کا ماحولیاتی اثرات کا جائزہ شائع کیا جائے۔

فیکٹری کے ترجمان کے مطابق کمپنی نے ماحولیاتی اثرات کا جائزہ مکمل کر لیا ہے اور رپورٹ ضلع کونسل کو جمع کرا دی گئی ہے۔ ترجمان نے کہا کہ فیکٹری پانی کے استعمال میں 15 فیصد کمی لانے کے لیے نئے پلانٹ لگا رہی ہے۔ ان کے مطابق 2026 تک فیکٹری کا پانی کا استعمال موجودہ سطح سے کم ہو جائے گا۔

ضلع کونسل کے اجلاس میں ایجنڈا پیش کیا جائے گا

ضلع کونسل کے چیئرمین حاجی نذیر احمد خان نے کہا کہ منصوبہ عوامی مفاد میں ہے اور اس سے علاقے کے 3 دیہات کو فائدہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی کو پانی سے محروم نہیں کرنا چاہتے۔ ان کے مطابق کنویں کی گہرائی 120 فٹ ہوگی اور ہر کنویں سے 5 انچ قطر کا پائپ لائن بچھائی جائے گی۔

دوسری جانب ماحولیاتی تنظیم سبز کوہسار فورم نے منصوبے کی مخالفت کی ہے۔ فورم کے صدر ڈاکٹر شاہد منیر نے کہا کہ زیر زمین پانی کی سطح پہلے ہی تشویشناک حد تک نیچے جا چکی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ سیمنٹ فیکٹری کو 2000 کیوبک میٹر پانی روزانہ دینا ماحول کے لیے خطرناک ہے۔ فورم نے ضلع کونسل سے مطالبہ کیا کہ منصوبے کا ماحولیاتی اثرات کا جائزہ شائع کیا جائے۔

فیکٹری کے ترجمان کے مطابق کمپنی نے ماحولیاتی اثرات کا جائزہ مکمل کر لیا ہے اور رپورٹ ضلع کونسل کو جمع کرا دی گئی ہے۔ ترجمان نے کہا کہ فیکٹری پانی کے استعمال میں 15 فیصد کمی لانے کے لیے نئے پلانٹ لگا رہی ہے۔ ان کے مطابق 2026 تک فیکٹری کا پانی کا استعمال موجودہ سطح سے کم ہو جائے گا۔

ریگزار کے ریوڑ: سالانہ مویشی میلہ کنڈ ریت پر سجا

از: ثمینہ ارشد، ریگزار بیورو

ریگزار (نمائندہ خصوصی) 11 مارچ: ریگزار کے روایتی مویشی میلے کا آغاز پیر کے روز کنڈ ریت پر ہوا۔ میلے میں 3 ہزار 412 مویشی لائے گئے۔ منتظمین کے مطابق پہلے ہی دن 1 ہزار 187 جانور فروخت ہوئے۔ میلہ 5 روز جاری رہے گا۔

میلے کی روایت 1962 میں ریگزار کے پہلے ڈپٹی کمشنر کے دور میں شروع ہوئی تھی۔ اس وقت صرف 280 جانور اور 40 خیمے تھے۔ اب یہ میلہ ضلع کا سب سے بڑا سالانہ اجتماع بن چکا ہے۔ اس بار 18 ہزار سے زائد افراد میلے میں شریک ہوئے۔ ہوٹل مالکان کے مطابق کمروں کی بکنگ 5 دن پہلے مکمل ہو گئی تھی۔

میلے کی سب سے بڑی رونق اونٹوں کی خرید و فروخت ہے۔ اس بار 612 اونٹ لائے گئے۔ ان کی قیمتیں 2 لاکھ 40 ہزار روپے سے 11 لاکھ روپے تک رہیں۔ سب سے مہنگا اونٹ ریگزار کے ہی ایک زمیندار نے خریدا۔ اونٹوں کی دوڑ اور رسہ کشی کے مقابلے بھی ہوئے۔ پہلا انعام 1 لاکھ روپے کا تھا۔

گھوڑوں کی منڈی میں 487 گھوڑے آئے۔ ان کی قیمتیں 1 لاکھ 20 ہزار روپے سے 7 لاکھ روپے تک رہیں۔ گھوڑوں کی دوڑ کے 3 مقابلے ہوئے۔ پہلا انعام 2 لاکھ روپے کا تھا۔ گھوڑوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 گھوڑوں نے حصہ لیا۔ گھوڑوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 گھوڑوں نے حصہ لیا۔ گھوڑوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 گھوڑوں نے حصہ لیا۔

بکریوں کی منڈی میں 1 ہزار 1 سو 4 بکریاں فروخت ہوئیں۔ ان کی قیمتیں 18 ہزار سے 42 ہزار روپے تک رہیں۔ بکریوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 بکریوں نے حصہ لیا۔ بکریوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 بکریوں نے حصہ لیا۔ بکریوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 بکریوں نے حصہ لیا۔

میلے میں 7 ہزار 1 سو 4 بکریاں فروخت ہوئیں۔ ان کی قیمتیں 18 ہزار سے 42 ہزار روپے تک رہیں۔ بکریوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 بکریوں نے حصہ لیا۔ بکریوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 بکریوں نے حصہ لیا۔ بکریوں کی دوڑ کے مقابلے میں 175 بکریوں نے حصہ لیا۔

ڈپٹی کمشنر ریگزار سید ذوالفقار حسین بخاری نے میلے کا افتتاح کیا۔ انہوں نے کہا کہ میلہ مقامی معیشت کے لیے بہت اہم ہے۔ ان کے مطابق میلے سے ضلع کو 2 کروڑ روپے سے زائد کی آمدنی متوقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ میلے کے دوران امن و امان کے لیے 350 اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔

میلے کی انتظامیہ کے سربراہ میونسپل کمیٹی ریگزار کے چیف آفیسر ثاقب نواز کھرل ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ صفائی کے لیے 40 سینی ٹیشن ورکرز تعینات کیے گئے ہیں۔ 6 عارضی بیت الخلا بنائے گئے ہیں۔ پینے کے پانی کے 12 عارضی نلکے لگائے گئے ہیں۔ ایمبولینس کی 3 گاڑیاں میلے میں موجود ہیں۔

میلے میں آنے والے مویشیوں کے لیے 18 ایکڑ رقبے پر عارضی باڑے بنائے گئے ہیں۔ ان باڑوں میں 3 ہزار 412 مویشیوں کے لیے پانی کے 6 حوض بنائے گئے ہیں۔ ہر حوض میں روزانہ 2 ہزار لیٹر پانی ڈالا جاتا ہے۔ پانی کے ٹینکر 11 مارچ کی صبح سے میلے میں موجود ہیں۔

محکمہ لائیو سٹاک ریگزار کے ڈاکٹروں کی 4 ٹیمیں میلے میں موجود ہیں۔ ان ٹیموں نے اب تک 1 ہزار 291 جانوروں کا معائنہ کیا ہے۔ 3 جانوروں میں بیماری کی تشخیص ہوئی۔ ان کو میلے کے احاطے سے الگ کر دیا گیا ہے۔ ڈاکٹروں کی ٹیموں نے 2 ہزار 847 جانوروں کو ٹیکے بھی لگائے۔

میلے کی وجہ سے ریگزار شہر کی ٹریفک بھی متاثر ہوئی ہے۔ شہر سے کنڈ ریت تک 14 کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ میلے کے دنوں میں یہ فاصلہ 45 منٹ میں طے ہوتا ہے۔ ٹریفک پولیس ریگزار کے 120 اہلکار ٹریفک کنٹرول کر رہے ہیں۔ 4 عارضی ٹریفک چوکیاں بھی بنائی گئی ہیں۔

ٹریفک پولیس کے ایس پی (ٹریفک) عمران صدیق کھوسہ نے بتایا کہ میلے کے دنوں میں ٹریفک کے 11 چالان کیے گئے۔ 2 ڈرائیوروں کو حراست میں لیا گیا۔ ان کے خلاف ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹریفک کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی جاری رہے گی۔